نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوئی بلکہ آدمی خدا کی طرف سے روح القدس کی تحریک کے سبب بولتے تھے ۲ پطرس ۱: ۲۱
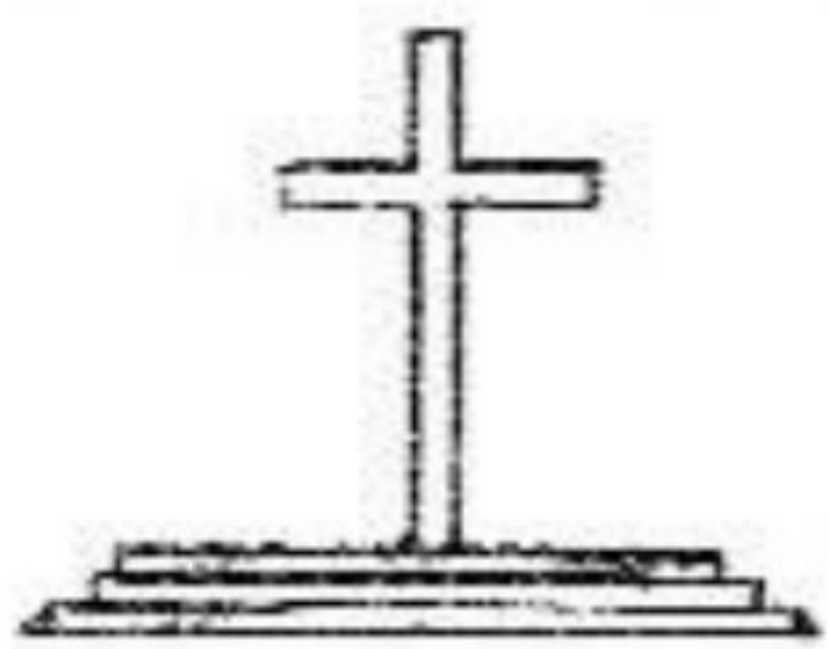
اسی نجات کی بابت اُن نبیوں نے بڑی تلاش اور تحقیق کی جنہوں نے اُس فضل کے بارے میں جو تم پر ہونے کو تھا نبوت کی انہوں نے اس بات کی تحقیق کی کہ مسیح کی روح جو اُن میں تھی اور پیشتر سے مسیح کے دکھوں کی اور ان کے بعد کے جلال کی گواہی دیتی تھی وہ کونسے اور کیسے وقت کی طرف اشارہ کرتی تھی ۱ پطرس ۱: ۱۰ و ۱۱

رسالہ

کاشف الاسرار

ڈانیئل نبی کی ستر ہفتوں والی پیشین گوئی کے بیان میں

مؤلفہ

پادری تامس ہاول صاحب

پاسبان کلیسیا چرچ مشن لاہور

مطبوعہ کریسچن پریس لاہور سنہ ۱۹۰۵ء

قیمت ۱/

دیباچہ

بعد حمد و تعریف خداوند خالق و مالک کل جہان کے واضح ہو کہ خدا تعالے جو سراسر محبت و تمام دانائی و علوم لامتناہی کا چشمہ ہے اور جس سے زمانہ ماضی و حال و آیندہ کا کچھ بھی پوشیدہ نہیں ہے۔ اُس نے رب الفیض اور پُر وفا ہو کر اپنے برگزیدہ نبیوں پاک کلام کو گمراہ انسانوں کی ہدایت کے لئے بخشا۔ اور انہیں معجزات و پیشین گوئی کی طاقت و فضیلت بخش کر نہ صرف اُنہیں سچا ٹھیرایا۔ بلکہ گنہگار انسان کی سنجات کے انتظام کو جو خدا کے ابن وحید یسوع مسیح سے تکمیل پا چکا ہے ظاہر فرما کر گنہگار کو بچایا +

چنانچہ ڈانئیل نبی جو خداوند مسیح کے مجسم ہونے سے ۶۰۷ برس پیشتر یہودی اسیروں کے ساتھ قید ہو کر بابل کو گیا تھا۔ وہ اسرائیلیوں کی ستر برسوں کی اسیری (یرمیاہ ۲۵ : ۸ سے ۱۲ و ۲ تواریخ ۳۶ : ۲۱) سے چھٹکارے اور یہودی قوم کے گناہوں کی معافی کے لئے کہ جن کی سزا کے سبب وہ اسیر ہوئے تھے دعا مانگ رہا تھا (ڈانئیل ۹: ۱ سے ۲۳) کہ جبرائیل فرشتہ خدا کی طرف سے گناہوں سے چھٹکارے اور معافی کی خبر دینے کے لئے کہ جس کی نبی کو کچھ امید نہ تھی ڈانئیل پر ظاہر ہوا اور یہ پیشین گوئی جو ستر ہفتوں کی ہے بیان کر کے بتایا۔ کہ کس وقت

خداوند مسیح جو منجی جہان ہے آویگا۔اور گنہگاروں کے بدلے مارا جاکر فدیہ دیگا۔اور غیر قومیں کلیسا میں داخل ہونگی۔اور کن لوگوں سے ہیکل برباد کیجائیگی اور یہودی قوم کچھ عرصہ کے لئے چھوڑ دیجائیگی اور گناہ گار انسان کا ملاپ خدا کے ساتھ خداوند مسیح کے مجسم ہوکر قربان ہونے سے ہوگا۔کیونکہ بنی اسرائیل کا بابل والی ستر برسوں کی اسیری سے چھٹکارا پانا۔گنہگار انسان کے بچائے جانے کا ایک نمونہ تھا۔

الغرض اس پیشینگوئی میں اُس پانچویں بڑی بادشاہت کا بیان ہے۔ ڈانیل ۲: ۴۴ و ۷: ۱۵ سے ۲۸) جو ستر ہفتوں کے آخر میں آنے والی تھی۔اور اس کی دو روحانی صورتیں اس پیشین گوئی میں دکھائی گئی ہیں۔یعنی ایک تو گناہ سے آزادی۔دوم پاکیزگی کی بھرپوری۔جو ہمارے خداوند بادشاہوں کے بادشاہ منجی جہان پر ایمان لانے والوں کو حاصل ہونگی۔کہ جن کا ذکر اس پیشین گوئی میں تین طرح سے علٰحدہ علٰحدہ کیا گیا ہے۔دیکھو ۹: ۲۴

۱۔شرارت ختم ہو اور خطا کاریاں آخر ہوجائیں۔اور بدکاری کی بابت کفارہ کیا جائے

۲۔اور ابدی راستبازی پیش کی جائے۔

۳۔اُس رویت و نبوت پر مُہر ہووے۔

پس خدا کی پُر محبت بخشش کا کیسا اظہار ہے۔کہ خداوند مسیح کی کامل و مقبول قربانی و کفارہ سے گناہ سے آزادی اور پوری پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔اور نبوت وغیرہ پر مہر کی گئی ہے۔کیونکہ سب نبوتیں اور رویتیں جو انسان کی نجات و خداوند مسیح کے بارے میں کی گئی تھیں۔اس پیشین گوئی کے پورے ہونے میں وہ سب کی سب

پہنچی ٹھہری ہیں۔ لہذا اس کمترین نے مناسب جانا کہ اس ستر ہفتوں کی نبوت کے پورا ہونے کے باب میں ایک چھوٹا سا رسالہ تالیف کر کے پیش کرے۔ تاکہ ہر ایک اس رسالے کا پڑھنے والا خداوند مسیح حقیقی نجات دہندہ کو جو انتظام الہٰی کے بموجب گناہ گاروں کو بچانے کے لئے وقت موعود پر آیا۔ جیسا کہ گلاتی ۴: ۴ میں ہے۔ لیکن جب وقت پورا ہو گیا تو خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا جو عورت سے پیدا ہوا اور پیدائش سے شریعت کا ماتحت بنا۔ تاکہ شریعت کے ماتحتوں کو مول لیکر چھڑا لے اور ہم کو لے پالک ہونے کا درجہ ملے ❊

اے پیارو جیسا کہ خدا کے انتظام سے ہمارے خداوند مسیح کے پہلے آنے کی پیشینگوئی عین وقت پر پوری ہو چکی ہے۔ ویسے ہی اُس کی آمد ثانی کی پیشین گویاں بھی پوری ہونے والی ہیں۔ لہذا ہوشیار و تیار ہوؤ۔ تاکہ جس وقت ہمارا خداوند آوے تو تمہیں تیار و اُستوار پاکر اپنی آمد ثانی کی بھی سب برکتیں بخشے۔ آمین ثم آمین ✝

پیشین گوئی

ڈانیئل۔۹:۲۴سے ۲۷تک

۲۴۔ ستر ہفتے تیرے لوگوں اور تیرے شہر مقدس کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ تاکہ اس مدت میں شرارت ختم ہو اور خطاکاریاں آخر ہو جائیں۔ اور بدکاری کی بابت کفارہ کیا جائے۔ اور ابدی راستبازی پیش کیجائے اور اس رویت اور نبوت پر مہر ہووے اور اُس پر جو سب سے زیادہ قُدوس ہے مسح کیا جائے۔

۲۵ = سوتو بُوجھ اور سمجھ کہ جس وقت سے یروشلم کی دوبارہ تعمیر کا حکم نکلے۔ مسیح بادشاہ زادہ تک سات ہفتے ہیں اور باسٹھ ہفتے اُس وقت بازار پھر تعمیر کئے جائیں گے اور دیوار بنائی جائیگی۔ مگر تنگی کے دنوں میں۔

۲۶ = اور باسٹھ ہفتوں کے بعد مسیح قتل کیا جائیگا۔ پر نہ اپنے لئے اور بادشاہ جو آوے گا۔ اس کے لوگ۔ شہر اور مقدس کو غارت کرینگے۔ اور اُس کا آخر آویگا۔ گویا طوفان کے زور سے اور آخر تک لڑائی رہیگی اور مقرر کی ہوئی خرابیاں ہونگی +

۲۷ = اور وہ اُس عہد کو بہتوں کے ساتھ ایک ہفتے کے لئے قائم کرے گا اور ہفتے کے بیچ ذبیحہ اور ہدیہ موقوف کریگا اور فصیلوں پر اُجاڑنے والے

کی مکروہات دھری جائینگی۔ یہاں تک کہ اُس کی بالکل غارت ہو۔ اور وہ بلا جو مقرر کی گئی ہے۔ اُس اجاڑنے والے پر واقع ہوگی +

اس پیشین گوئی میں ڈانیئیل نبی اُس وقت اور عرصے کا بیان کرتا ہے۔ جو عزرا کے کام کے شروع سے لیکر خداوند مسیح کی موت تک یعنے یہودی کلیسا کی دوسری بحالی سے اُس کی بربادی تک کا بیان ہے۔

اوّل۔ یہ پیشین گوئی حقیقتاً یہودی قوم سے علاقہ رکھتی ہے۔ جیساکہ ۲۴ آیت کے الفاظ "تیرے لوگوں" وغیرہ سے ظاہر ہے۔ اور یہاں اُس عرصے کا بیان ہے۔ کہ جس کے بعد یہودیوں کی رسومات مذہبی۔ اور مقدس اور شہر اور یہودی قوم۔ خدا کی خاص قوم نہ رہیگی +

دوم۔ یہ ستر (۷۰) ہفتے برسوں کے ہفتے ہیں۔ یعنے چارسو نوّے (۴۹۰) برسوں کے کیونکہ یہودیوں کے درمیان برسوں کے ہفتے ہوا کرتے تھے جیسا کہ احبار ۲۵: ۸ میں ہے " اور تو برسوں کے سات سبتوں کو سات مرتبہ اپنے لئے گن۔ اور وہ عرصہ برسوں کے سات جوڑے ہوئے سبتوں کا تیرے لئے اُنچاس برس ہوگا "۔ لہٰذا سب عالم متفق ہیں کہ یہاں ڈانئیل نبی کی پیشین گوئی میں بھی ایک ہفتے سے سات برس مراد ہیں۔ نہ کہ سات دن۔ پس اس سے نبی کا یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ ستر ہفتوں یعنے چارسو نوّے (۴۹۰) برسوں تک یہودی قوم۔ خدا کی قوم اور یروشلم مقدس شہر رہیگا۔ اور ان (۴۹۰) چارسو نوے برسوں کے بعد پرانا سب انتظام موقوف ہوجائیگا +

سوم۔ یہ ستر ہفتے یعنے چار سو نوّے (۴۹۰) برس خداوند مسیح کی موت تک ہوتے ہیں۔ کیونکہ اُسی وقت خدا نے یہودی کلیسا اور اُس کی پرستش اور قربانیوں کو جو اُس وقت یروشلم میں ہوتی تھیں موقوف کیا۔ اور مسیحی کلیسا اور اُس کی رُوح در استی والی پرستش کو اُس کی جگہ مستقل طور پر قائم کر کے جاری فرمایا ؞

چہارم۔ یہ ستر ہفتے۔ ارتخششتا یا اردشیر دراز دست۔ شاہ فارس کے جلوس کے بعد ساتویں برس سے شمار کرنے چاہئیں۔ کیونکہ اسی برس میں عزرا یروشلم کو بھیجا گیا تھا۔ عزرا ۷: ۷ سے ۹۔ اور واضح ہو کہ ارتخششتا دراز دست۔ خداوند مسیح سے چارسو چوسٹھ (۴۶۴) برس پیشتر تخت نشین ہُوا تھا۔ اور اُس کا ساتواں (۷) برس قبل تجسم خداوند مسیح چارسو ستاونواں (۴۵۷) برس تھا کہ جس میں عزرا۔ یروشلم میں پہنچا تھا۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ ارتخششتا یا اردشیر دراز دست نے عزرا کو اپنی سلطنت کے ساتویں برس ماہ نیسان میں جانیکا حکم دیا تھا۔ عزرا ۷: ۹ لہذا ان ستر ہفتوں یعنے (۴۹۰) برسوں کا شروع ارتخششتا مذکور کی سلطنت کے ساتویں برس۔ یعنے قبل تجسّم خداوند مسیح چارسو ستاونویں (۴۵۷) برس ماہ نیسان سے ہوا۔ اور خاتمہ بھی ۳۴ سنہ مسیحی ماہ نیسان یعنی خداوند مسیح کی موت پر ہُوا۔

پنجم۔ اس نبوت کا یہ مطلب ہے کہ یہودی کلیسا کب تک رہیگی۔ اور جبکہ ہم جانتے ہیں کہ یہودی کلیسا خداوند مسیح کی موت تک رہی۔ اور بعد ازاں

اُس کا خاتمہ ہوگیا۔ تو اغلباً اس پیشین گوئی کا شروع وُہی تھا۔ جبکہ وہ قوم دوسری دفعہ بحال ہوئی تھی یعنے عزرا کے یروشلم میں آنے کے وقت قبل خداوند مسیح چارسو ستاون (۴۵۷) برس۔

ششم۔ اس نبوت کے خاص تین حصّے ہیں ۔

پہلے حصے میں ۲۴ ویں آیت ہے کہ جس میں بیان کیا گیا ہے کہ خاصکر ستر ہفتوں میں کیا کیا ہوگا۔

دوسرے حصے ہیں ۲۵ و ۲۶ آیتیں ہیں کہ جن میں تین خاص عرصوں کا بیان ہؤا ہے۔ اور خصوصاً اُن واقعات کا جو ہر زمانے کے آخر میں واقع ہونگے اور ان آیتوں میں سات و باسٹھ و ایک (۷ و ۶۲ و ۱) ہفتے کہ جن کا مجموعہ ستر (۷۰) ہفتے ہوتے ہیں۔ یعنے (۴۹ و ۴۳۴ و ۷) برس۔ یعنے کل (۴۹۰) برس ہیں ۔

تیسرے حصے ہیں ۲۷ آیت ہے۔ جس میں ایک ہفتہ یعنے سات (۷) برس بیان ہوئے ہیں کہ جن کے آخر میں خداوند مسیح کے مارے جانے کی خبر دی گئی ہے۔ پر نہ اپنے لئے اور ہدیہ اور ذبیحہ کو وہ موقوف کردیگا۔ پس تفصیل اس اجمال کی یوں ہے ۔

(الف) پہلا عرصہ جو سات ہفتوں یعنے انچاس (۴۹) برسوں کا ہے۔ وہ عزرا کے کام یعنے قبل خداوند مسیح چارسو ستاون (۴۵۷) برس سے شروع ہوکر نحمیاہ کے کام کے اختتام یعنے قبل خداوند مسیح چارسو آٹھ (۴۰۸) برس تک ہے ۔

(ب) دوسرا عرصہ جو باسٹھ ہفتوں یعنے چارسوچونتیس (۴۳۴) برسوں کا ہے۔ وہ نحمیاہ کے کام کے اختتام یعنے قبل خداوند مسیح چارسو آٹھ (۴۰۸) برس سے شروع ہوکر ہمارے خداوند مسیح کے آنے دیوحنا بپتسمہ دینے والے کے کام کو شروع کرنے کے وقت یعنے طبر۔لوس قیصر روم کے پندرھویں برس تک ہے *

(ج)۔ تیسرا عرصہ جو ایک ہفتے یعنے سات (۷) برسوں کا ہے۔ یوحنا بپتسمہ دینے والے کے کام کو شروع کرنے کے وقت یعنے طبرلوس قیصر روم کے پندرھویں برس۔ یعنے ۲۷ سنہ مسیحی کے درمیان سے شروع ہوکر خداوند مسیح کے عہد کو قائم کرنے۔ اور آخر کار مارے جانے اور جی اُٹھنے تک ہے *

واضح رہے کہ اب ہم اِن تینوں عرصوں یعنے سات ہفتوں کے (۴۹) برسوں۔ اور باسٹھ ہفتوں کے (۴۳۴) برسوں۔ اور ایک ہفتہ کے (۷) برسوں کو ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ ظاہر ہوجائے کہ یہ پیشینگوئی حقاً و حقیقتاً لفظاً بلفظ خداوند مسیح اور یہودی قوم کے حق میں پوری ہوچکی ہے *

پہلا عرصہ جو سات ہفتوں یعنے (۴۹) برسوں کا ہے۔ وہ عزرا کو فرمان کے ملنے اور ارتخششتا یا اردشیر درازدست کے جلوس کے بعد ساتویں (۷) برس یعنے خداوند مسیح سے پیشتر چارسوستاون (۴۵۷) برس سے شروع ہوکر نحمیاہ کے کام کے اختتام۔ یعنے چارسو آٹھ (۴۰۸) برس قبل خداوند مسیح تک ہے *

اوّل - نحمیاہ ۱۲: ۱۰ و ۱۱ و ۲۲ و ۱۳: ۲۸ سے ظاہر ہے کہ الیاسب سردار کاہن کا بیٹا یھویدع جو قبل خداوند مسیح ۴۱۳ برس سردار کاہن ہؤا - اس کام کے وقت سردار کاہن تھا - لہذا عزرا کے کام کو شروع کرنے کے وقت یعنے ۴۵۷ برسوں میں سے یھویدع کے سردار کاہن ہونے کے وقت یعنے ۴۱۳ برسوں کو تفریق و منہا کرنے سے یعنے ۴۵۷ - ۴۱۳ = ۴۴ چوالیس برس باقی رہتے ہیں - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عزرا کے کام کو شروع کرنے کے چوالیس (۴۴) برس بعد یھویدع سردار کاہن ہؤا تھا - اور یہ کام اُس کی کہانت کے پانچ (۵) برس بعد تک ہوتا رہا - تو چوالیس برسوں میں پانچ جمع کرنے سے انچاس (۴۹) برس سات ہفتوں کے ثابت ہوتے ہیں *

دوم - ان سات ہفتوں کے انچاس (۴۹) برسوں کا یہ ثبوت ہے کہ ارتخششتا یا اردشیر درازدست قبل از خداوند مسیح چارسو چوسٹھ (۴۶۴) برس تخت نشین ہؤا تھا - اور نحمیاہ ۲: ۱ سے ۱۱ - تک ظاہر ہے کہ ارتخششتا مذکور کے بیسویں (۲۰) برس - یعنے چارسو چوالیس (۴۴۴) برس خداوند مسیح سے پیشتر نحمیاہ یروشلم میں آکر عزرا کے ساتھ کام میں شریک ہؤا اور بارہ (۱۲) برسوں تک عزرا کے ساتھ حاکم رہ کر کام کیا - نحمیاہ ۵: ۱۴ - اور نحمیاہ ۱۳: ۶ کے بموجب نحمیاہ مذکور ارتخششتا مذکور کے بتیسویں (۳۲) یعنے قبل خداوند مسیح ۴۳۲ برس بادشاہ مذکور کے پاس واپس گیا - اور پھر اُسی سال کے آخر میں بادشاہ سے ہوکر واپس آیا - تو یھویدع سردار کاہن تھا - اور نحمیاہ نے اکیلے چوبیس (۲۴) برسوں تک کام کیا - یعنے قبل خداوند مسیح چارسو آٹھ (۴۰۸)

برس تک۔ پس جبکہ اُس وقت نحمیاہ کا کام ختم ہوا تو اس حساب کے بموجب تیرہ برس (۱۳) عزرا نے اکیلے کام کیا۔ اور بارہ برس (۱۲) تک نحمیاہ نے عزرا کے ساتھ ملکر کام کیا۔ اور پھر نحمیاہ نے چوبیس (۲۴) برس تک اکیلے کام کیا۔ تو اس حساب سے ۱۳+۱۲+۲۴ = ۴۹ برس ہوئے۔ جو پیشین گوئی میں پہلے عرصہ میں سات ہفتوں کے بیان ہوئے تھے پورے ہو گئے۔ اور یروشلم تعمیر کیا گیا ؞

اب ہم دوسرے عرصہ کے باسٹھ (۶۲) ہفتوں کے حساب پر غور کریں ؞

دوسرا عرصہ۔ جو باسٹھ (۶۲) ہفتوں یعنے چار سو چونتیس (۴۳۴) برسوں کا ہے۔ یہ نحمیاہ کے کام کے اختتام یعنے قبل خداوند مسیح چار سو آٹھ برس سے شروع ہوتا ہے۔ اور یوحنا بپتسمہ دینے والے کے کام کو شروع کرنے کے وقت تک ختم ہوتا ہے۔ کیونکہ جیسا مقدس متی ۱۱: ۱۳ میں ہے۔ کیونکہ سب نبیوں اور توریت نے یوحنا تک نبوت کی۔ لہٰذا اب ہم کو معلوم کرنا ہے کہ یوحنا بپتسمہ دینے والے نے کام کو کب شروع کیا ؞

(الف)۔ مقدس لوقا کی انجیل کے ۳: ۱ سے ۲ تک ظاہر ہے۔ کہ یوحنا بپتسمہ دینے والے نے طبریوس قیصر روم کے پندرھویں (۱۵) برس کام شروع کیا اور سنہ عیسوی طبریوس قیصر کی تخت نشینی سے بارہ (۱۲) برس پہلے جاری ہو چکا تھا۔ پس بارہ اور پندرہ کو جمع کرنے سے ستائیس (۲۷) ہوتے ہیں۔ جس سے ظاہر ہے کہ طبریوس قیصر کے پندرھویں (۱۵) برس تک سنہ مسیحی ستائیس (۲۷) تھا۔ پس یوحنا

یوحنا بپتسمہ دینے والے نے اپنا کام سنہ ۲۶ء میں شروع کیا۔

(ب) - اب ہم ان ستائیس (۲۷) برسوں میں سے چھبیس (۲۶) برسوں کو نحمیاہ کے کام کے اختتام کے وقت کے برسوں یعنے چارسو آٹھ کے ساتھ ملائیں ۴۰۸ + ۲۶ = ۴۳۴ - تو چارسو چونتیس برس پیشین گوئی کے باسٹھ (۶۲) ہفتوں کے ہوتے ہیں۔ یعنے یوحنا بپتسمہ دینے والے کے کام کرنے کے شروع کے وقت سنہ ۲۷ تک ۔

پس پیشین گوئی کے بموجب سات ہفتوں کے (۴۹) برس اور باسٹھ ہفتوں کے (۴۳۴) برس جمع کئے تو ۴۹ + ۴۳۴ = ۴۸۳ برس ہوتے ہیں۔ جو یوحنا بپتسمہ دینے والے کے کام کے شروع کرتے یعنے سنہ ۲۷ء تک ثابت ہو گئے ہیں اور جس سال میں یوحنا بپتسمہ دینے والے نے کام شروع کیا تھا۔ وہی خداوند مسیح کی بادشاہت کا شروع پاک انجیل میں لکھا ہے۔ مقدس مرقس ۱:۱ و ۲ = خدا کے بیٹے یسوع مسیح کی خوشخبری کا شروع۔ جیسا یشعیاہ نبی کی کتاب میں لکھا ہے کہ دیکھ میں اپنا پیغمبر تیرے آگے بھیجتا ہوں۔ جو تیری راہ درست کریگا۔ مقدس لوقا ۱۶:۱۶ = شریعت اور انبیا یوحنا تک رہے۔ اُس وقت سے خدا کی بادشاہت کی خوشخبری دی جاتی ہے ۔

لہذا ظاہر ہے کہ سات ہفتوں کے ۴۹ برسوں و باسٹھ ہفتوں کے ۴۳۴ برسوں کے اختتام پر خداوند مسیح کا کام سنہ ۲۷ مسیحی کے درمیان سے بذریعہ یوحنا بپتسمہ دینے والے کے شروع ہو گیا تھا۔ اور سنہ ۲۷ء تک پیشین گوئی کے پہلے دو حصے عرصے کے برس پورے ہو گئے۔ اب پیشین گوئی کے تیسرے

حصے میں سے ایک ہفتہ یعنے سات برسوں (۷) کا کام باقی رہ گیا ہے۔ کہ جس کا بیان اب ہم کرتے ہیں ٭

تیسرا عرصہ جو ڈانیئیل ۹: ۲۷۔ آیت میں ایک ہفتے یعنے سات (۷) برسوں کا ہے۔ یہ یوحنا بپتسمہ دینے والے کے کام کے شروع کرنے یعنے ۲۷ سنہ عیسوی میں سے طبریوس قیصر روم کا پندرھواں (۱۵) برس ہے۔ اس پیشین گوئی میں بیان کیا گیا ہے۔ اس طرح پر کہ ہمارے خداوند مسیح نے پہلے تو اپنے بھیجے ہوئے (ملاکی ۳: ۱۔ مقدس متی ۱۱: ۱۰ مقدس مرقس ۱: ۲ مقدس لوقا۔ ۱: ۷۶ و ۷: ۲۷) پیشترو یوحنا بپتسمہ دینے والے کے ذریعہ ساڑھے تین برسوں تک۔ یعنے طبریوس قیصر مذکور کے پندرھویں برس (مقدس لوقا ۳: ۱ سے ۲) یعنے ۲۷ سنہ عیسوی کے درمیان سے ۳۰ سنہ عیسوی کے آخر تک کام کیا۔ اور اس عرصہ میں خداوند مسیح نے اُس عہد کو بہتوں کے ساتھ قائم کیا۔ اور باقی ساڑھے تین برسوں میں یعنے تیس برس کا ہو کے بموجب لوقا ۳: ۲۳ خداوند مسیح نے اپنی منادی اور موت کے ذریعہ سے ذبیحہ اور ہدیہ وغیرہ کو موقوف کر دیا یعنے ان سات برسوں میں خداوند مسیح نے پہلے اپنے پیشترو یوحنا بپتسمہ دینے والے کے ذریعہ اور بعد (بموجب مقدس مرقس ۱: ۱۴ و ۱۵ = پھر یوحنا کے پکڑے جانے کے بعد یسوع نے گلیل میں آ کر خدا کی خوشخبری کی منادی کی۔ اور کہا۔ کہ وقت پورا ہو گیا ہے اور خدا کی بادشاہت نزدیک آ گئی ہے۔ توبہ کرو اور خوشخبری کو مانو) اپنی منادی کے وسیلے انجیل کے عہد کو بہتوں یعنے یہودیوں کے ساتھ جو اُس کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور آسمان کی بادشاہت

میں شامل ہو گئے قائم کیا +

اور واضح رہے کہ ڈانیئل ۹: ۲۶ و ۲۷ کے بموجب یہودیوں کی بربادی کے ٹھیک وقت کا علاقہ تو یہاں بیان نہیں ہؤا۔ مگر سبب و نتیجے کا علاقہ تو ضرور پایا جاتا ہے۔ کیونکہ جب یہودیوں نے خداوند مسیح کو قتل کیا۔ اور بموجب یوحنا ۱۹: ۱۵ اسکے کہا کہ "کہ قیصر کے سوا ہمارا کوئی بادشاہ نہیں" تو سزا کا حکم اپنے پر لے لیا۔ یعنے جب اُنہوں نے اپنے حقیقی بادشاہ کو رد کیا۔ تو اَور بادشاہ اُن پر چڑھ آیا۔ اور جب خداوند مسیح کی موت سے قربانیاں موقوف ہو گئیں تو مکروہات اُن پر دھری گئیں۔ اور وہ ناپاک ہوئے۔ پس جیسا کہ مقدس لوقا ۱۹: ۴۱ سے ۴۴ تک معلوم ہوتا ہے کہ سزا کا حکم تو خداوند مسیح کی موت کے وقت سے نکلا تھا۔ جیسا کہ ۴۲۔ آیت میں ہے "کاش کہ تُو تو اپنے اسی دن میں سلامتی کی باتیں جانتا۔ مگر اب وہ تیری آنکھوں سے چھپ گئی ہیں وغیرہ۔ الغرض اس وقت سے چالیس (۴۰) برسوں تک یروشلم ایسی رہی۔ جیسے کوئی مجرم کہ جس کی سزا کا حکم ہو چکا ہو۔ سو یہ اُن کی بربادی چالیس برسوں کے بعد ہوئی۔ اور یہ اسی لئے ہوئی کہ اُنہوں نے خداوند مسیح کو رد کیا۔ جیسا کہ باغبان کی تمثیل سے مقدس لوقا ۲۰: ۹ سے ۱۸ تک عیاں ہے اور خداوند مسیح نے اُن پر سزا کا فتوےٰ دیا۔ جیسا کہ مقدس لوقا ۱۹: ۴۱ سے ۴۴ تک سے ظاہر ہے +

لہذا جب خداوند مسیح مرنے پر تھا تو اُس نے فرمایا کہ تم بیٹے کو قتل کروگے اس لئے خدا یہ زمین تم سے لے لیگا۔ دیکھو مقدس لوقا ۲۰: ۱۴ سے ۱۶ تک۔

اور نیز خداوند مسیح کے اس قول سے جو مقدس متی ۲۴: ۱۵ میں ہے۔ پس جب تم اُس ویران کرنے والی مکروہ چیز کو جس کی خبر ڈانیل نبی نے دی پاک جگہ میں کھڑے دیکھو گے۔ الخ ڈانیل نبی کی ان باتوں کی جو پیشین گوئی میں ہیں تفہیم ہوتی ہے ٭

پس ان دونوں پیشین گوئیوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خداوند مسیح کے مارے جانے کا یہ نتیجہ ہوگا کہ شہر و ہیکل دونوں برباد ہو جائیں گے۔ اور سوائے اس کے ڈانیل نبی کی پیشین گوئی کے اس حصے کو خداوند مسیح نے مان لیا ہے کہ اس میں یروشلم کی بربادی کا بیان ہے (مقدس متی ۲۴-۱۵ سے ۱۸) جو مسیح کے مارے جانے کے وقت کے بعد ہوگی۔ لہٰذا ڈانیئل ۹: ۲۶ میں کے بادشاہ سے مراد طیطس ہے اور اس کے لوگوں سے رومی لوگ مراد ہیں۔ اور جیسا کہ ڈانیئل نبی نے لکھا ہے "کہ اُسکے لوگ شہر اور مقدس کو غارت کرینگے"۔ سو ویسا ہی ہُوا۔ اس لئے یہ بادشاہ انتی اوکس ایپفانیس نہیں ہو سکتا کیونکہ اُس نے مقدس کو صرف ناپاک کیا تھا نہ کہ برباد اور پھر طیطس بھی مقدس کو برباد کرنے پر راضی نہ تھا۔ بلکہ وہ اُس کو بچانا چاہتا تھا۔ لیکن اُسکے لوگوں نے اُس کے منشا کے برخلاف ہیکل کو برباد کیا۔ اور اس طرح پیشین گوئی کے یہ الفاظ "اور بادشاہ جو آوے گا۔ سو اُسکے لوگ، شہر اور مقدس کو غارت کرینگے"۔ لفظ بلفظ پورے ہوئے ٭

خُلاصہ

واضح ہو کہ اس نبوت میں ستر ہفتوں (۴۹۰) برس ہوتے ہیں۔ کہ جن میں سے سات ہفتے یعنے (۴۹) برس تو ارتخششتا یا اردشیر دراز دست کے ساتویں برس یعنے عزرا کاہن وفقیہ کے یروشلم میں آنے کے وقت سے شروع ہو کر نحمیاہ کی اصلاح کے کام کے آخر تک کہ جن میں ہیکل وشہر بن گئے پورے ہوتے ہیں۔

اور پھر باسٹھ ہفتے یعنے (۴۳۴) نحمیاہ کی اصلاح کے کام کے اختتام کے بعد کے وقت سے شروع ہو کر خداوند مسیح کے آنے کے وقت تک کے عرصے کا بیان کیا گیا ہے ؛

اور پھر ایک ہفتہ یعنے سات (۷) برس یوحنا بپتسمہ دینے والے کے کام کے شروع کرنے کے وقت سے خداوند مسیح کے مارے جانے کے وقت تک کا بیان ہے اور اس کے بعد ویرانی اور بربادی بیان کی گئی ہے ؛

پس وہ خداوند مسیح جس کی لوگ راہ تکتے وانتظار کرتے تھے پیشین گوئی کے بموجب پورے وقت پر آگیا۔ اور ثابت بھی ہو گیا۔ کہ یہی مسیح موعود ہے اور پھر بھی لوگوں نے اُسے رد کیا اور صلیب دے کر مار ڈالا اور خداوند مسیح نے ذبیحہ وہدیہ کو اپنی کامل قربانی وکفارہ سے موقوف کر دیا۔ اگرچہ خداوند مسیح زندوں کی زمین سے کاٹ ڈالا وقتل کیا گیا۔ تو بھی تیسرے دن مردوں میں سے جی اٹھ کر اپنی مقبول قربانی کا اجر ہمیشہ تک بخشتا رہتا ہے